V49188 P -26-12 07

Title - IMDAADUS SUNIYYEENANA.

Creator - Imdadul Ali.

Publisher - Matba Munshi Nawal Kishore (Lucknow).

Date - 1870

Pages - 26.

Subjects - Islam - Faraq ; Islam - Aqaayad - Masail.

اِمدادُ السُّنیین بالانتصارِ لھُم مِن المُبتدِعین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علیٰ رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

اما بعد سید امداد العلی سنی حنفی اکبر آبادی کے طرف سے واضح ہو کہ فی الحال تین رسالہ درباب جواز عمل مولد نام سے طالب علمون مدرسہ قادریہ کے جو مولوی عبد القادر صاحب اور مولوی فضل رسول صاحب کی طرف سے شہر بدایون مین جاری ہی چھپ کر مشتہر ہوئی مولوی عبد الصمد سہسوانی نے اوس مدرسہ کے طالب علم نے رسالہ کبرے کے صـ۶ مین لکھا کہ ردادی وہابیہ نے رسالہ امداد المسلمین مین اون نامونکو بشمول ورنامونکے جدول مین داخل کیا انتہی اور اسے رسالہ کے صـ۱۸ مین وہابیہ کا حال نقل کیا کہ نکلے وہ نجد سے اور متغلب ہوی حرمین پر اور انتحال کرتے تھے مذہب حنابلہ کا لیکن اونہون نے اعتقاد کیا کہ وہی مسلمان ہین اور جو اونکے اعتقاد کے خلاف ہی وہ مشرک ہی اور مباح جانا بسبب اسکے قتل اہل سنت اور اونکے علما کا انتہی اور بھی اسے رسالہ کے صـ۲۲ مین لکھا کہ وہابیہ کا یہی عقیدہ ہی کہ جو اونکے طریق کے خلاف ہی وہ کافر ہی اور اوسکا خون مباح ہی انتہی سوا اسکے منشا اسکا منظور یہ ہی کہ صاحب امداد المسلمین کو ردادی وہابیہ کس وجہ سے لکھا کیا امداد المسلمین مین صفات اور عقائد وہابیہ کے جو اس رسالہ کے صـ۱۸ یا صـ۲۲ مین مسطور ہین مذکور ہین اگر ہین تو اسکے نشاندہی چاہیئی اور اگر نہین ہین تو مولوی فضل رسول صاحب اور مولوی عبد القادر صاحب اونکے خلف جنہین مدرسہ مذکورہ کے لئے ایسے طالب علم کو کہ ایک قوم بری صفات

اور اعمال اور عقائد بیان کرکے کسے مسلمان سُنّی حنفی کو کہ اون صفات اور اعمال اور عقائد سے یقیناً بیزار ہی اوس قوم مین سے از روی افترا شمار کرتا ہی اور یہہ فعل اوسکا بلاشبہہ ایسا ہی جیسیکہ صاحب بوارق کو مثلاً باوجود ادعای محمدیہ کے یہودی کہی کہ صریح افترا ہوگا آیا اپنے مدرسہ مین جگہہ دینا جائز ہی ہر چند رسائل ثلثہ اہل سنت اور اصحاب تقوی اور دیانت کے عیب چہپنو لئے پر ہین اور سب و شتم سے مالامال اور یہہ طریقہ اپنا نہین لیکن واسطے اظہار برات اہل تقوی اور دیانت کے اور صیانت مسلمین کے مکائد مخالفین سے چارہ جوئی بدون تحریر جواب کے نہین بنابرین بموجب اَلضَّرُورَاتُ تُبِيحُ الْمَحْظُورَات یہہ رسالہ لکہا گیا ہم مجبور ہین اَلْبَادِی اَظْلَم گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد میلش اندر طعنہ پاکان برد * نام اس رسالہ کا **امداد السنیین بالانتصار لہم من المبتدعین** ہی اور ترتیب اسکے ایک **مقدمہ** اور تین **باب** پر ہی **مقدمہ** مشتمل ہی پانچ اصول پر کہ قبل مقصود سے جان لینا اونکا مناسب ہی اور **باب اوّل** مین بیان ہی حکم عمل مولد کا اور **باب دوم** مین بیان ہی بعض ہفوات اور اکاذیب اور اغلاط مبتدعین اور مجوزین عمل مولد کا اور **باب سوم** مین جواب ہی مطاعن مندرجہ رسائل ثلثہ کا **مقدمہ** بیچ اصول خمسہ مین **اصل اول** جن مسائل مین امام صاحب اور صاحبین اور اور تلامذہ امام صاحب سے بلکہ مجتہدین فی المسائل مانند خصاف اور طحاوی اور کرخی اور حلوائی اور سرخسی اور بزدوی اور اصحاب تخریج مانند ابی بکر رازی وغیرہ سے روایت نہین اون مسائل مین نظر ہماری قوت دلائل پر ہی جسکی دلیل قوی ہی وہی مختار ہمارا ہی اگر اوسکے خلاف پر کسی کا قول ہو وہ ہمپر حجت نہین اور جس عالم کا قول ہم اوس مسئلہ مین نقل کرتے ہین اسوجہ سے نقل نہین کرتے ہین کہ اوسکے قول کو ہم حجّت شرعیہ عموماً مسائل مین یا خصوصاً اوس مسئلہ مین جانتے ہین بلکہ بنا بر اسکے کہ ہم منفرد اس مسئلہ مین نہین ہین حاوی قدسی مین مسطور ہی کہ جس مسئلہ مین اختلاف امام اور صاحبین اور اور تلامذہ امام صاحب کا ہو تو اوس مسئلہ مین صحیح یہ ہی کہ فتوی دیا جائی اوس قول پر کہ قوی ہو دلیل سے پس جب کہ اختلاف اصحاب مذہب کے صورت مین یہ ٹھہرا تو اوس صورت مین کہ اصلاً اصحاب مذہب بلکہ مجتہدین فی المسائل اور اصحاب تخریج سے روایت نہو اور مفتی قدرت رکہتا ہو نظر کی دلیل مین بدرجہ اولے فتوے دینا اوسپر جو قوی ہو دلیل سے صحیح ہوگا اور شرح منیہ

سے یہی مستفاد ہی کہ درصورت اختلاف روایات اوس روایت پہ عمل کرنا چاہیی جو موافق دلیل کے ہو

اصل دوم جن علمای سابقین کا قول کسی مسئلہ خاص مین اس وجہ سے کہ وہ مخالف ہی مقتضای حدیث یا اقوال صحابہ یا تابعین کے جو ہم قبول نہین کرتے ہین تو اون علما کو کہ اصحاب تقوی اور دیانت تھے باعتبار حسن ظن کے بسبب اونکی خیر سمجھکر بسبب اس قول کے فاسق اور گمراہ نہین جانتے ہین بلکہ اونکے اس قول کو لغزش اور خطا پر حمل کرکے امید رکھتے ہین کہ شاید اونکے یہ خطا مانند خطاے مجتہدین امت شمار کیجائے اور تجویز خطا کہ لوازم بشریت سے ہی جب نسبت مجتہدین امت جائز ہی تو بہ نسبت غیر مجتہدین بطریق اولی جائز ہونا چاہیے

اصل سوم اقوال علمای دین اگرچہ اجتہاد اونکا مسلم ہو مسائل دینیہ مین برسر و چشم ہی لیکن جب تک کہ مخالفت اونکی مقتضاے کتاب یا سنت یا اقوال یا اعمال یا عقائد صحابہ اور عدول تابعین سے ثابت نہو اور جب کہ ہمکو مخالف ہونا اونکا مقتضاے کتاب یا سنت کے یا احکام صحابہ کے اون وقائع اور حوادث مین جو نظائر ان مسائل کے ہین معلوم ہوجا تو ہرگز قابل تسلیم اور قبول نہین ہین پس قول ہر عالم کا خواہ وہ علمای دہلی خاندان عزیزی سے ہو یا علماے حرمین اور مصر اور شام اور نجد اور عراق اور یمن سے کیف ما اتفق قابل قبول نہین ہی اور کسی عالم کا ایک قول ماننے سے بسبب اسکے کہ وہ قول مخالف مقتضاے کتاب یا سنت یا اقوال اور اعمال اور عقائد صحابہ کے نہین لازم نہین آتا ہی مان لینا اوسکے دوسرے قول کا جو مخالف اس مقتضی کے ہی

اصل چہارم عموماً قول اکثر واجب الاتباع نہین ہی والا انکار ابن عباس رضی اللہ عنہ کا عول سے اور انکار ابی ہریرہ رضی اور ابن عمر رضی کا صحت اداے صوم رمضان سے سفر مین اور انکار ابی موسی اشعری کا نوم کے ناقض وضو ہونے سے باوجود خلاف اکثر صحابہ کے ترک واجب اور لائق ملامت اور نکیر قرار پاتا حالانکہ اون اصحاب کبار پر کسی نے صحابہ مین سے انکا بمخالفت اکثر نہین کیا اور زمان بنی امیہ مین اکثر لوگ قائل تھے امامت معاویہ اور امامت یزید کے جیسا کہ تقریر اور مسلم مین مصرح ہی پس اگر جانب اکثر حق قرار پاتے تو امامت معاویہ اور امامت یزید حق ہوجاتے اور بہت مسائل دینیہ مین ائمہ ثلثہ ایک طرف ہین اور امام ابوحنیفہ ایک طرف مثلاً گوشت گوہ کا نزدیک ائمہ ثلثہ کے حلال ہی اور ابوحنیفہ کے نزدیک مکروہ اور سوال رحمت اور پناہ مانگنا عذاب سے وقت پڑہنے آیت رحمت اور آیت عذاب کے نماز فرض مین نزدیک ائمہ ثلثہ کے مستحب ہی اور نزدیک ابوحنیفہ کے مکروہ پس اگر اتباع اکثر عموماً لازم ہوتا تو ایسے مسائل مین ترک قول ابوحنیفہ واجب ہوتا اسیواسطے

عول اسے کہتے ہین کہ مخرج کو بڑہا دیں ایسی جگہ جہان سب حصہ دارون کو مخرج سے نہ مل سکے اسطرح پر کہ اوس سے سب حصہ دار پا لیوین اور ذکر اوسکا فرائض مین آیا ہی ۱۲

اہل اصول وغیرہ اور علمانے تصریح کی ہی کہ حدیث ید اللہ مع الجماعۃ اور حدیث علیکم بالسواد
الاعظم مین مراد جماعہ اور سواد اعظم سے کل ہین تحریر ابن ہمام مین ہی کہ حدیث ید اللہ مع الجماعۃ
مین مراد جماعت سے کل ہین اور اسیطرح سواد اعظم سے اور تقریر شرح تحریر مین ہی مراد
متابعت سواد اعظم سے متابعت اکثر کے ہی اوس مسئلہ مین کہ پایا جاتا ہو اجماع جمیع اہل ارض کا
پہر خلاف کرین بعد اجماع کے بعض بسبب کسی شبہہ کے اسواسطے کہ رجوع بعض کا بعد صحت
اجماع کے صحیح نہین ہی اسلئے کہ سواد اعظم کل ہین کیونکہ کل اعظم ہین اپنے ما دون سے اور اصول
بزدوی مین مسطور ہی کہ مراد سواد اعظم سے کل مسلمان ہین اور میزان الاصول مین مذکور
ہی کہ مراد سواد اعظم سے کل ہین کہ وہ اعظم ہین ما دون کل سے اور محصول امام رازی
مین مرقوم ہی کہ سواد اعظم ساری امت ہی اسلئے کہ ہر ما ورای ساری امت سے ساری امت
اعظم ہی اور اوسے ابو شامہ نے کتاب البدع والحوادث مین جو کہ استاد
مجوزین عمل مولد ہی لکھا ہی کہ جہان امر آیا ہی ساتھہ لزوم جماعت کے مراد لزوم جماعت سے لزوم
حق ہی اور اتباع حق اگرچہ جنسے کہ تمسک ہی حق بات مین تھوڑی ہون اور مخالف بہت اسلیے
کہ حق وہ ہی کہ جسپر تھی جماعت اولی اور وہ صحابہ ہین اور نہین اعتبار ہی کثرت اہل باطل کا بعد
صحابہ کے **اصل پنجم** یہ ہی کہ حرمین شریفین زادہما اللہ شرفًا معظم اور محترم ہین اور وہان کے
علماے اہل تقوی اور دیانت کے عمل اور اعتقاد اور فتوی کو مسائل دینیہ مین جب تک کہ اونکے
عمل یا اعتقاد یا فتوی کا مخالف ہونا مقتضاے کتاب یا سنت یا اقوال اور اعمال اور عقائد
صحابہ یا عدول تابعین کے معلوم نہو ترجیح ہی عمل اور اعتقاد اور فتوی اور جگہہ کے علما پر اور جب
مخالفت اونکے عمل یا اعتقاد یا فتوی کے ساتھہ مقتضاے مذکور کے معلوم ہوجا تو ہرگز اوسکو
ترجیح نہین ہی بلکہ ضرور ہی خلاف کرنا اوسکا اور جب کسی نے علماے حرمین کے فتوی یا عمل سے تمسک
کیا ہی درصورت عدم علم مخالفت مذکورہ کے کیا ہی نہ صورت علم مخالفت مین وہان بھی بعد
قرون ثلثہ کے بہت بدعات اور منکرات رواج پا گئے ہین اور وہانکا بھی حال بعد ان قرون کے
متغیر ہوگیا ہی جیسا کہ عینی نے شرح صحیح بخاری مین لکھا ہی **باب اول** بیان مین حکم عمل مولد
کے وہ عمل مولد کہ جسکو مستندین مجوزین نے بدعت حسنہ کہا ہی وہ بدعت حسنہ نہین ہی بلکہ بدعت سیئہ ہی
اسلئے کہ نزدیک قائلین تقسیم بدعت کے بدعت وہ کام ہی جو نکالا گیا ہو بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے اور یہ باتفاق مانعین اور مستندین مجوزین کے یہ عمل بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیا بلکہ بعد قرون ثلثہ کے نکالا گیا ہی پس یہ عمل بدعت ٹھہرا اور حدیث صحیح مین وارد ہی کہ کل بدعۃٍ
ضلالۃ اور قائلین تقسیم کے نزدیک یہ عام مخصوص ہی اور عام مخصوص ما ورا ے مخصوص مین حجت ہی
اور تخصیص نہین ہوتی ہی مگر ساتھہ دلیل شرعی کے پس مخصوص اس سے ہوگا مگر وہ کہ دلیل
شرعی دال اوسکے حسن پر ہو چنانچہ جن بدعات کو کہ فقہاے اہل تحقیق نے بدعت حسنہ کہا
ہی وہ سب اسی قبیل سے ہین اور کوئی دلیل شرعی اس عمل کے حسن پہ دال نہین ہی پس
یہہ عمل مخصوص اوس کلیہ سے نہین ہوسکتا ہی پس یہ عمل ہوا مگر بدعت سیئہ علاوہ اسکے
جب کہ ترک اس فعل کا آنحضرت صلے اللہ اور خلفاے راشدین اور دیگر صحابہ کرام سے باوجود
مقتضی فعل اور فقدان مانع کی مستمر رہا ترک اسکا بھی سنت ہوا مستندین مجوزین مین سے
قسطلانی نے صحیح بخاری کی شرح مین لکھا ہی کہ ہم اتباع کرتے ہین سنت کا فعل مین اور ترک
مین اور ملا علی قاری نے مرقاۃ مین لکھا ہی کہ ترک آنحضرت کا سنت ہی جیسیکہ فعل
آنحضرت کا سنت ہی اور جب سے مجوزین اس عمل کے ہین تب سے مانعین اس عمل کے
بھی پائے جاتے ہین اور حدیث صحیح مین وارد ہی کہ من یعش منکم بعدی فسیری اختلافا کثیرا فعلیکم
بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین عضوا علیہا بالنواجذ یعنے جو زندہ رہیگا تم مین سے
پیچھے میرے پس قریب ہی کہ دیکھے اختلاف بہت پس لازم پکڑو تم اپنے اوپر میری سنت اور
سنت خلفاے راشدین راہ راست پانے والونکے اور مضبوط پکڑو سنت میری اور سنت خلفاے
راشدین کو ساتھہ دانتونکے پس لازم الاتباع وقت اختلاف کے سنت آنحضرتؐ اور خلفائے
راشدین ہی اور وہ ترک اس عمل کا ہی اور معیار حق و باطل عند الاختلاف سنت آنحضرتؐ اور
خلفاے راشدین ہی جو جانب موافق سنت کی ہی وہ حق ہی اور جو جانب موافق سنت کے نہین
وہ باطل ہی ان دونون وجہون سے قول مجوزین مخالف مقتضاے سنت معلوم ہوا اور اس
عمل کے نظائر جب زمان صحابہؓ اور تابعین مین حادث ہوئے ہین تب اون پر صحابہ اور تابعین نے
انکار کیا ہی اور اونکو بدعت سیئہ سمجھا ہی چنانچہ ترمذی نے اپنی جامع مین مجاہد سے
روایت کیا ہی کہ کہا مجاہد نے کہ داخل ہوا مین ساتھہ عبد اللہ بن عمرؓ کے مسجد مین اور حال یہ کہ
اذان ہوچکی تھی اوسمین پھر تثویب کہی موذن نے پس نکل آئے عبد اللہ بن عمرؓ مسجد سے اور
کہا مجھسے نکل چل تو ساتھہ ہمارے اس مبتدع کے پاس سے اور شرح مہذب وغیرہ مین
حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہی کہ دیکھا اونہون نے ایک موذن کو تثویب کہتے ہوئے

لہ قسطلانی نے شرح صحیح بخاری ...

لہ ...

فرمایا آپ نے لوگون سے کہ نکالدو اِس مبتدع کو مسجد سے اور ابو عبد الرحمن سلمی نے
اپنی **مسند** مین روایت کیا ہے کہ عمرو بن عتبہ بن فرقد سلمی اور معضد وغیرہما لوگ ایک
مسجد مین درمیان مغرب اور عشا کے جمع ہو کر تسبیح اور تہلیل اور تحمید مین مشغول ہوتے
تھے اسکی خبر عبد اللہ بن مسعودؓ پاکر اونکے پاس گئے اور اون سے کہا کہ البتہ لائے تم بدعت کو
علم کی راہ سے یا بڑہ گئے تم اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ اونہون نے یہ طریقہ
جاری نہین کیا اور تم نے یہ نیا طریقہ نکالا ہے کہا معضد نے کہ ایک مرد مو نہ بہت تھا نہین
لائے ہین ہم بدعت کو ظلم سے اور نہ بڑہ گئے ہین ہم اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
علم مین تب کہا عبد اللہ بن مسعودؓ نے اگر اتباع کرو تم صحابہ کا تو البتہ وہ سابق ہو چکے
ہین تم پر سبقت ظاہر کر اور اگر پھر وگے داہنے اور بائین تو البتہ گمراہ ہو گے تم نہایت گمراہی
اور اسیطرح **بحر رائق** وغیرہ مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ سنا اونہون نے
ایک قوم کو جمع ہوئے ہین مسجد مین اور کلمہ پڑہتے ہین اور درود پڑہتے ہین جہر سے پس
کہا نہین دیکھا ہمنے اسکو عہد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور نہین گمان کرتا تمکو
مگر مبتدع پس دیر تک ذکر کرتے رہے اسکو یہان تک کہ نکالدیا اونکو مسجد سے اور
ابو بکر **مروزی** نے **کتاب العید** مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے کہ ایک
مرد نے ارادہ کیا نماز پڑہنے کا عید کے نماز سے پہلے پس منع کیا اوسکو حضرت علیؓ نے اس سے
تب کہا اوس مرد نے ای امیر المؤمنین تحقیق مین جانتا ہون کہ بیشک اللہ عذاب نہین کرتا ہے
نماز پر پس فرمایا حضرت علی نے کہ تحقیق مین جانتا ہون کہ تحقیق اللہ ثواب نہین دیتا ہے
کسی فعل پر یہان تک کہ کیا ہو اوسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یا برانگیختہ کیا ہو
آپ نے اوسپر پس ہوگے نماز تیری عبث اور عبث حرام ہے پس شاید کہ اللہ تعالی عذاب کرے
تجکو بسبب تیری مخالفت کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور بخاری نے اپنی صحیح مین
سعید بن جبیر سے روایت کیا ہے کہ مکروہ جانا ہے ابن عباسؓ نے نماز پڑہنے کو عید کے نماز سے پہلے
اور معمری نے **کتاب السنۃ** مین سعید بن مسیب سے روایت کیا ہے کہ سعید بن مسیب نے دیکھا
ایک مرد کو نماز پڑہتے بعد فجر کے تو منع کیا سعید بن مسیب نے اوسکو نماز پڑہنے سے پس کہا اوس
مرد نے کیا خوف کرتے ہین آپ اسکا کہ عذاب کرے مجکو اللہ نماز پر تب فرمایا سعید بن مسیب نے
کہ خوف کرتا ہون مین اسکا کہ عذاب کرے تجکو اللہ بسبب مخالفت کے آنحضرت سے اور انکار کیا

حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت ابن عباسؓ نے غیر رکنین یمانیین کے استلام سے منع کیا
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غیر رکنین یمانیین کا استلام نہین کیا جیسا کہ مروی ہی مسند
احمد وغیرہ مین اور بھی مسند احمد مین مروی ہی کہ عثمان بن ابی العاص بلائے گئے دعوت
ختنہ مین تو اونھون نے اوس دعوت کو رد کیا اور کہا کہ ہم نہین جاتے تھے زمانہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اس کھانے کے طرف ان فتاوی اور اقوال خلفائے ثلثہ یعنے حضرت
عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ رضی اللہ عنہم اور عبادلہ ثلثہ یعنے عبد اللہ بن مسعودؓ اور
عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہم اور عثمان بن ابی العاص اور سعید
بن المسیب سے نظائر عمل مولد مین مخالفت قول مجوزین عمل مولد کے ساتھہ فتاوی اور
اقوال کبار صحابہ اور تابعین کے معلوم ہوئے پس جو شخص کہ قول مجوزین عمل مولد کا گو بہت
ہون اسوجہ سے نہ مانے کہ وہ مخالف ہی مقتضاے حدیث آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور اقوال کبار صحابہ اور تابعین کے تو وہ مستحق مدح اور ثنا ہی نہ لائق ذم اور ملامت کا اس لئے
کہ اصل اول مندرجہ مقدمہ سے معلوم ہوچکا ہی کہ فتوی دینا اس قسم کی مسائل مین کہ جنمین
اصحاب مذہب بلکہ مجتہدین فی المسائل اور اصحاب تخریج سے روایت نہین ہی اوسپر چاہئے
کہ جو دلیل سے قوی ہو اور دلیل سے قوی انکار ہی عمل مولد کا بسبب اسکے کہ وہ موافق ہی
مقتضاے حدیث اور اقوال خلفاء راشدین اور اون صحابہ اور تابعین کے کہ جو معروف بالفقہ و
الفتوی والتقدم فی الاجتہاد ہین مانند عبادلہ ثلثہ اور سعید بن المسیب کے نہ اوسکو جائز
کھنا اور اصل سوم اور پنجم مندرجہ مقدمہ سے معلوم ہوچکا ہی کہ قبول نکرنا قول علما اور اہل حرمین کا
اگر مخالف ہو مقتضاے حدیث اور اقوال صحابہ اور تابعین کے کچھہ مضائقہ نہین رکھتا ہی اور
اصل دوم مندرجہ مقدمہ سے معلوم ہوچکا ہی کہ اونکے قول قبول نکرنے سے مبتدع اور ضال
کھنا اونکو لازم نہین آتا ہی اور اصل چہارم مندرجہ مقدمہ سے واضح ہوچکا ہی کہ اتباع اکثر عموماً
لازم نہین ہی اور بیان سے یہ شبہہ مجوزین کا کہ نفس عمل مولد مین کہ عبارت ہی جمع کرنے
آدمیون سے واسطی سرور ولادت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اطعام طعام اور ذکر
مناقب اور معجزات اور قصہ معراج اور شرح صدر اور رضاع اور ولادت سے کیا قباحت
ہی جسے اوٹھہ گیا کہ اصحاب کبار نے نماز سے اور بلانے سے طرف نماز کے اور تسبیح اور تہلیل
اور تحمید اور درود بھیجنے اور تعظیم بیت اللہ سے ساتھہ تخصیصات غیر ثابتہ کے منع کیا ہی

اور فی الحقیقت وہ منع مترتب ہی اون تخصیصات پر نہ نفس اون اعمال پر مانعین عمل مولد نفس

اطعام طعام اور ذکر مناقب اور معجزات اور قصہ معراج اور شرح صدر اور رضاع اور ولادت سے

منع نہین کرتے ہین بلکہ منع اونکا اوس مجموع کی خصوصیت سے ہی جسکا مجوزین نے بعد

قرون ثلثہ کے حادث ہونا بیان کیا ہی اور مخفی نہ رہے کہ مجوزین عمل مولد جو داعی واسطے

احداث اس عمل مولد کی کثرت منکرین کو اسوقت مین بیان کرتے ہین وہ قابل سماعت نہین

ہی دو وجہ سے اول یہ کہ منکرین کے لیے جب کہ محکی عنہ یعنے وقوع معجزات اونکے روبرو

کافی ہوا تو حکایت اوس وقوع کی اونکے لیے کب کفایت کرسکتی ہی اور مثبتین خود معترف ہین

دوسرے ذکر فضائل اور مناقب اور معجزات کچھہ منحصر اسوضع خاص مین نہین ہی مجالس وعظ

وپند مین ہمیشہ ذکر فضائل اور مناقب اور معجزات کا بر زبان واعظین رہتا ہی اب نام چند مانعین

کے جو کتب موجودہ سے پائے جاتے ہین مذکور ہوتے ہین احمد بن محمد المصری المالکی صاحب

قول معتمد کہ یہہ کتاب یہان موجود ہی ابو عبد اللہ ابن الحاج المالکی تاج الدین

عمر بن الفاکہانی المالکی ابو الحسن علی بن الفضل المقدسی المالکی ابو القاسم

عبد الرحمن بن عبد المجید المالکی محمد بن ابی بکر المخزومی المالکی علاء الدین بن اسمعیل

الشافعی ابو بکر بن عبد الغنی الشہیر بابن النقطہ البغدادی الحنفی شیخ الحنابلہ شرف الدین

احمد المعروف بابن قاضی الجبل معز الدین حسن خوارزمی یہہ سب نام بذکر اسامی مانعین

عمل مولد قول معتمد مین مسطور ہین عبد الرحمن مغربی حنفی صاحب فتاوی رجب بن

احمد افندی حنفی شارح طریقہ محمدیہ شہاب الدین دولت آبادی حنفی صاحب

فتاوی مجموعہ شیخ احمد سرہندی صاحب مکاتیب صاحب نور الیقین صاحب

تحفہ صاحب جواہر عبقریہ شیخ الاسلام تقی الدین ابن تیمیہ صاحب صراط مستقیم امام

ابن القیم صاحب زاد المعاد وغیرہم اس جماعت مانعین عمل مولد سے شیخ الاسلام تقی ابن تیمیہ

کو شعرانی نے اپنے طبقات مین اور ہاشم نے اپنے تذکرہ مین مجتہد لکھا ہی اور ذہبی

نے کہا ہی کہ اگر شمار کیے جائین فقہا تو ابن تیمیہ مجتہد مطلق ونکا ہی اور تاج الدین سبکی

کو بھی باوجود عناد کے اوسکے مجتہد ہونیکا اعتراف ہی اور کمال الدین زملکانی نے کہا

کہ جمع ہین ابن تیمیہ مین شرطین اجتہاد کی اور وہ مجتہد ہی اور شیخ علم الدین برزالی نے معجم شیوخ

مین لکھا کہ پہونچا ہی ابن تیمیہ رتبہ اجتہاد پر اور جمع ہین اوسمین شرطین مجتہد ونکی اور علیمی نے

در قول ذہبی در حق ابن تیمیہ ۱۲

سطر ۱ اما قول سبکی فی الشیخ تقی الدین فالمملوک یتحقق کبر قدرہ وزخارہ بحرہ وتوسعہ فی العلوم النقلیۃ والعقلیۃ وفرط ذکاءہ واجتہادہ ۱۲ قول السبکی از در کامنہ

سطر ۵ تالیف ابن الشیخ الامام العالم العلامۃ الاوحد الحافظ المجتہد ۱۲ تذکرۃ الحفاظ ابن عبد الہادی بضمن عبارت زملکانی بر رفع الملام

سطر ۶ وبلغ رتبۃ الاجتہاد واجتمعت فیہ شروط المجتہدین ۱۲ معجم الشیوخ در ذکر ابن تیمیہ ۱۲

سطر ۷ کان سیفا مسلولا علی المبتدعین ۱۲ تاریخ

اپنی تاریخ مین لکھا کہ ابن تیمیہ سیف صارم تہا مبتدعین پر اور ابو الحجاج مزی نے کہا کہ نہین پایا مین نے کسیکو اعلم ساتھہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے اور نہ اتبع کتاب و سنت کا ابن تیمیہ سے اور امام ابن قیم کا یہہ حال ہی کہ حافظ ابن حجر نے درکامنہ مین ابن کثیر سے نقل کیا ہی کہ کہا ابن کثیر نے کہ نہین پہچانتا ہون مین اپنے زمانہ مین اہل علم مین سے کسیکو عابد زیادہ ابن قیم سے اور پائی ہی اوسنے امامت دین مین اور سیوطی نے بغیة الوعاة مین لکھا ہی کہ ابن قیم نے تصنیف کیا کتابونکو اور مناظرہ کیا لوگون سے اور اجتہاد کیا اور ہوگیا ائمہ کبار سے تفسیر اور حدیث اور فروع اور اصول اور کلام مین اور ملا علی قاری نے رسالہ عذبہ مین لکھا کہ جسنے مطالعہ کیا ہی شرح منازل السائرین کا اوسکو ظاہر ہی کہ ابو عبد اللہ انصاری صاحب منازل السائرین اور امام ابن قیم اوسکا شارح دونو تھے اکابر اہل سنت و جماعت مین سے اور ابو عبد اللہ ابن الحاج اوستاد ہی تقی الدین سبکی کا جسکے اجتہاد کا سیوطی وغیرہ قائل ہی اور تاج الدین فاکہانی اکابر علما سے تھا معاصر ابن دقیق العید اور زملکانی اور شرف الدین دمیاطی اور بدر الدین ابن جماعہ وغیرہم کا اور ابو الحسن علی بن الفضل المقدسی المالکی اسکندریہ مین اور ابو القاسم عبد الرحمن بن عبد المجید المالکی اور ابن نقطہ بغدادی حنفی اکابر علما مین سے اپنے زمانہ مین مقابل ابو الخطاب ابن دحیہ اور ابو شامہ کے تھے منع عمل مولد مین اور محمد بن ابی بکر مخزومی مالکی اور معز الدین حسن خوارزمی اپنے زمانہ مین مقابل ابن الجزری کے منع عمل مولد مین جیسا کہ ملاحظہ تاریخ ابن اہدل اور تذکرہ ہاشم اور طبقات ابی اسحق شیرازی و مختصر جزری اور ضوء لامع سخاوی سے ظاہر ہی اور علما مین سے اصول مجوزین بقول مجوزین اول ابن دحیہ اور ابی شامہ ہی پھر بعد انکے ابن الجزری باقی سب انکے توابع اور اذناب ہین باب دوم بیان مین ہفوات اور اکاذیب اور اغلاط مبتدعین اور مجوزین عمل مولد کے ہفوات اور اکاذیب و اغلاط اس فریق کے بیشمار ہین اور اونکے استیعاب کے لئے ایک دفتر چاہیے لیکن بموجب ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ لطور مشتے نمونہ از خروارے چند ہفوات اور اکاذیب و اغلاط ان بزرگوارونکے یہان مسطور ہین اوّل صاحب تصحیح مولوی فضل رسول صاحب بدایونی نے صـ ۱۶۳ مین باستناد ملا علی قاری ایک عبارت سنیت تلقین مین مرقاة ملا علی قاری سے نقل کی حال آنکہ وہ قول ملا علی قاری نہین ہی بلکہ وہ قول ابن حجر کا ہی کہ اوسکو ملا علی قاری نے اوسی مرقاة مین رد کیا ہی اور صاحب تصحیح نے اوسکو ذکر نہین کیا دوم صاحب تصحیح نے صـ ۱۸۰ مین لکھا در جواہر مرقوم لما سئل القاضی محمد

۱۲ ؎ بذکر ابن نقطہ الوعاة ۱۲ العربیة ۱۲ الاصلین و الفروع ۱۲ و الحدیث و التفسیر و الملة الکبار

الكرباني عنه قال ماراه المسلمون حسنا فهو عند الله حسن ورد فی ذلک حدیثین انتہے حال آنکہ اسکے
بعد اوسی جواہر مین مرقوم ہے ہکذا ذکر فی الکتاب لا یلقن المیت فی قبرہ عندنا وقال الشافعیؒ یلقن
لان قوله علیه السلام لقنوا موتاکم شهادة ان لا اله الا الله اراد به حالة النزع وقال الشافعیؒ یلقن
لان الامر مطلق ونحن نقول هذا امر بخلاف القیاس لانه اسماع المیت وما روی من الحدیث معناه
القریب من الموت لیکون آخر کلامه کلمة الشهادة انتہے سو صاحب تصحیح نے اس عبارت کو کہ رد کرتی ہے اوس عبارت کو
کہ جسکو نقل کیا ہے اور مخالف ہے اوسکے مدعا کے چھوڑ دیا سوم صاحب تصحیح نے صـ ۲
مین لکھا در در المختار مینوبسید لو نذر لفقراء مکة جاز صرفه الی فقراء غیرها لما تقرر فی کتاب الصوم
ان النذر الغیر المعلق لا یختص بشیء وهم در ینجا مینوبسید لو نذر التصدق یوم کذا بهذا الدرهم علی
فلان فخالف جاز بخلاف النذر المعلق انتہے سو دوسری عبارت بخیانتنا ور تحریف لفظی
اور معنوی در مختار سے نقل کی عبارت در مختار یون ہے والنذر من اعتکاف او حج او صیام
او غیرها غیر المعلق لا یختص بزمان ومکان ودرهم وفقیر فلو نذر التصدق یوم الجمعة بمکة
بهذا الدرهم علی فلان فخالف جاز وکذا لو عجل قبله فلو عین شهرا للاعتکاف او للصوم فعجل
قبله عنه صح وکذا لو نذر ان یحج سنة کذا فحج سنة قبلها صح او صلوٰة یوم کذا فصلاها قبله لانه
تعجیل بعد وجود السبب وهو النذر فیلغو التعیین شرنبلالیه فلیحفظ بخلاف النذر المعلق فانه
لا یجوز تعجیله قبل وجود الشرط کما سیجیء فی الایمان انتہے پس صاحب تصحیح نے اول اور آخر اور درمیان
کی عبارتین حذف کین اور بخلاف النذر المعلق کہ متعلق تھا ساتھہ لا یختص بزمان کے اوسکو ساتھہ
لو نذر التصدق یوما بکذا بهذا الدرهم علی فلان فخالف جاز کے ملا دیا اسلیئے کہ ظاہر ہو مخالف ہونا
نذر معلق کا غیر معلق سے عدم اختصاص مین ساتھہ مکان اور فقیر اور درہم وغیرہا کے حال آنکہ
اسمین نذر معلق مانند نذر غیر معلق کے ہے چنانچہ رد المحتار حاشیہ در مختار مین اسکے تصریح ہے بلکہ
خود در مختار کی عبارت سے جو بیان خلاف مین ہے اور صاحب تصحیح نے چھوڑ دی ہے ظاہر ہے
چہارم مانیہ مسائل مین اشباہ سے منقول ہے قال اصحابنا الاصل فی الاشیاء التوقف صاحب
تصحیح نے صـ ۱۹۶ مین عبارت اشباہ کی یون نقل کی کہ قال بعض اصحابنا الاصل فی الاشیاء التوقف
اور دعوی کیا سرقہ لفظ بعض کا باین عبارت نسبت عبارت اشباہ لیس ازان صرف برتیب
فقرہ اکتفا نمودن وازانہم لفظ بعض را سرقہ نمودن ودر نظر جہال بودن توقف مذہب حنفیہ
بقول واحد حلوہ دادن مباح وعرس حرام انتہے حال آنکہ نسخہ مطبوعہ کلکتہ اور قلمی اشباہ کے

دیکھی گئے کسی مین لفظ بعض کا پایا نہ گیا بلکہ طحطاوی مطبوعہ مصر مین بھی جو یہ عبارت اشباہ سے
منقول ہی موافق مائۃ مسائل ہی بس ایک لفظ اپنی طرف سے بڑھا کر کسی عالم دیندار پر جھوٹا دعوی
سرقہ کا کرنا کس مذہب اور ملت مین جائز ہی پنجم اربعین مین فتاوی عالمگیری سے منقول ہی و
اما بعد الموت فلا تلقین عندنا فی ظاہر الروایۃ کذا فی العینی شرح الہدایہ و معراج الدرایۃ صاحب
تصحیح نے صفحہ ۱ مین اس عبارت کو بزیادت فی لفظ معراج الدرایۃ پر نقل کرکے اعتراض کیا کہ عجیب
عبارت عالمگیری را بزیادہ کردن لفظ فی در فقرہ و فی معراج الدرایۃ بر مطلب خود درست نمود
انتہی حال آنکہ نسخہ مکتوبہ اور مطبوعہ کلکتہ اربعین کے جو تصحیح کے تصنیف سے پہلے لکھی گئے
اور مطبوع ہوئی موجود ہین کسی نسخہ مین لفظ فی کا پایا نہین جاتا ہی ششم مائۃ مسائل مین
مرقوم ہی بر تقدیریکہ مجمل ہم نباشد بلکہ مبین باشد صاحب تصحیح نے مبین کو معین صحیح کرکے
صفحہ ۳۲ مین اعتراض کیا عجیب از معنی مجمل یقینا ناواقف ہست ورنہ نمیگفت کہ بر تقدیریکہ مجمل ہم
نباشد بلکہ معین باشد چرا کہ مجمل ضد معین نیست بلکہ ضد مفصل ہست انتہی حال آنکہ مائۃ مسائل
کے نسخے مکتوبہ اور مطبوعہ کلکتہ اور دہلی کے موجود ہین کسی مین معین نہین ہی بلکہ صاف مبین
لکھا ہی اور مفصل کو جو خود ضد مجمل ٹھہرایا اوس سے صاحب تصحیح کے واقفیت اصول سے ظاہر ہوگئی
اسلئے کہ ضد مجمل کا اصول مین مفسر آتا ہی نہ مفصل یہان تک کہ جب تصحیح پر اعتراض ہوئی تب صاحب تصحیح
نے ایک رسالہ مسمی بہ نافعہ بطور عذر گناہ بدتر از گناہ تحریر کرکے طبع کرایا کہ چھاپہ والون نے
مائۃ مسائل مین معین کی جگہہ مبین بنا دیا ہی اور غلطی کاتب سے مفسر کی جگہہ مفصل لکھہ گیا ہی پھر
اس پر طرہ یہ ہوا کہ افہام الغافل کے صفحہ ۲ مین لکھا یا انہمہ جہل سے امان نہین ہی مجمل کے مقابلہ
مین مبین بھی مستعمل نہین ہی بلکہ مفسر ہی انتہی حال آنکہ میزان الاصول اور مختصر الاصول
اور منہاج الاصول اور جمع الجوامع اور نقایہ اور انکی شروح مین مقابل مجمل کا مبین آیا ہی
اور اور بہت کتب اصول وغیرہ مین ایسا ہی ہی تفصیل اسکی تعلیم الجاہل جواب افہام الغافل مین ہی
اب معلوم نہین کہ جہل سے امان کسکو نہین ہی صاحب مائۃ کو یا اوسکے مخالفین کو پھر اس سے
بڑھ کر یہ بات ہی کہ سیف الموحدین کے جواب مین جو مولوی علی بخش صاحب کے نام سے لکھا گیا تحریر ہوا
کہ در قرب ہمان زمان رسالہ نافعہ کہ وضع آن برای اظہار تحریفات این طائفہ ہست مطبوع گردیدہ
دران مرقوم کہ مبین ہم مقابل مجمل نیست بلکہ مفسر ست انتہی حال آنکہ رسالہ نافعہ مطبوعہ موجود ہی
اوسمین مبین کا مقابل مجمل نہونا مرقوم نہین ہی ہفتم صاحب بوارق مولوی فضل رسول صاحب بدایونی

نے صفحہ ۱۱۳ مین بعد ذکر ابن حزم ظاہری کے لکھا پس از ان ابن قیم وغیرہ تلامذہ اش ہم بتائید او برخاستند
وکتابہای عجیبہ تصنیف نمودند فاما جلد آن مفسدہ مندفع گردیدہ بعد مدتی شقی ابن تیمیہ در عہد خود
اختراع دین جدید نمودہ ہنگامہ گرم ساخت انتہی حال آنکہ دوسو برس سے زائد پہلے تولد ابن قیم
سے ابن حزم وفات پاچکا تھا اور عہد ابن تیمیہ کا بعد مدت کے زمان ابن قیم سے نہین ہی بلکہ
ابن تیمیہ پہلے ابن قیم سے تھا اور ابن قیم شاگرد ابن تیمیہ کا تھا اور یہ بھی جھوٹ ہی کہ ابن قیم
تائید پر ابن حزم کے تھا زاد المعاد ابن قیم کی موجود ہی اوسمین اکثر جگہہ ابن حزم کے اقوال کا
رد ہی اور شرح سنن ابی داؤد ابن قیم کی بھی حاضر ہی اوسمین بھی ظاہر ہی جرح ہی ہشتم
صاحب بوارق نے صفحہ ۱۳۳ مین لکھا و در انتباہ نوشتہ باید دانست کہ فقیر دم استقلال ندارد الخ
حال آنکہ اس عبارت کا انتباہ مین وجود نہین ہی نہم صاحب بوارق نے ذکر مین نام ون لوگونکے
جنھون نے عمل مولد کو مستحسن اور مستحب کہا صفحہ ۱۱۳ مین لکھا یوسف حجازی و یوسف بن علی بن زریق
انتہی حال آنکہ یوسف اور یوسف بن علی بن زریق ایک ہی شخص ہی دہم صاحب بوارق نے
بضمن اوسی ذکر کے صفحہ ۱۱۴ مین لکھا و ابن البطاح و مخلص کتانی و ظہیر الدین بن جعفر و نصیر الدین
انتہی حال آنکہ ابن البطاح وہی نصیر الدین ہی دو شخص نہین اور اس حیثیت سے کہ ابن البطاح
اور نصیر الدین دو شخص معلوم ہون تصحیح کے صفحہ ۲۴ مین عبارت سیرت شامی کی یون نقل کی
وقال الشیخ الامام العلامۃ الشہیر بابن البطاح حال آنکہ عبارت سیرت شامی کی یون ہی وقالہ
الشیخ الامام العلامۃ نصیر الدین المبارک الشہیر بابن البطاح جناب مولوی شاہ سلامت اللہ
صاحب نے اس عیب کی پردہ پوشی کے لئے اشباع الکلام کے صفحہ ۴۳ مین نصیر الدین کی جگہہ
ناصر الدین بنا دیا اور خود بھی صفحہ ۴۵ مین ابن البطاح اور نصیر الدین کو دو شخص ظاہر کیا یازدہم
صاحب فیض عام مولوی کریم اللہ دہلوی نے صفحہ ۱۸ مین لکھا درۃ المنتشرہ درین شہر چند جا
موجود اما ذکر تقبیل درانجا بالکل مفقود انتہی تب درمنتشرہ پیش ہوئی اوسمین عدم صحت حدیث
تقبیل کی مرقوم تھی اور فتاوی جامع الروایات بھی پیش ہوا اوسمین بھی عبارت درمنتشرہ
منقول تھی دوازدہم صاحب فیض عام نے صفحہ ۱۸ مین انکار جو تبییر المقال سے کیا اور اسکو
مثل شریک باری اعتقاد کیا پھر تبییر المقال کے پیش ہونے سے فساد اعتقاد صاحب فیض عام کا
ظاہر ہوا چنانچہ تبییر المقال موجود ہی سیزدہم صاحب فیض عام نے صفحہ ۲۰ مین لکھا ابن حجر را
ہم تہمت انکار این احادیث بر خیر جاری کردہ اصلا نام ونشان این عبارت ہر چند درانجا تلاش

نمودہ یافتہ لنشد انتہٰے جب خبر جاری پیش ہوئی او سمین عبارت منقولہ کے پائی جانی سے کذب صاحب فیض عام کہل گیا چہارم صاحب ہادی المضلین مولوی کریم اللہ دہلوی نے صفحہ ۱۲ مین لکہا مولود موسی اور عیسی علیہما السلام کا اپنے کلام مین فرمایا ہی اور بیان مولود ہمارے حضرت کا سیرت شامی اور جزری اور تلمسانی اور باوردی اور نووی اور عسقلانی اور شیخ عبدالحق دہلوی نے لکہا ہی مجیبان بدنصیبان ان سب محدثین کو حرامی کہتے ہین انتہٰے حال آنکہ تلمسانی اور باوردی اور نووی نے کہین عمل مولد کو نہین لکہا اور نہ مجیبین نے کسی کو حرامی کہا پانزدہم رسالہ مولوی شاہ سلامت اللہ صاحب مسمی بہ اشباع الکلام کے صفحہ ۱۶۱ اور ۹۲ مین مرقوم ہی و شیخ جلال الدین سیوطی در شرح لشامی و شیخ ابن حجر عسقلانی در شرح اربعین امام نووی حکم باستحسان آن فرمودہ و امام نووی ہم بہمین مطلب میل فرمودہ اند انتہٰے حال آنکہ شرح لشامی مین اسکا کچہہ ذکر نہین ہی اور شیخ ابن حجر عسقلانی کی کوئی شرح اربعین نہین ہی کہ اوسمین عمل مولد کا استحسان کیا ہوا اور نہ نووی نے اپنی کتاب مین اس مطلب کی طرف میل فرمایا ہی شانزدہم رسالہ محمد وجیہ صاحب مسمی بہ ارشاد الرشاد کے صفحہ ۱۶۱ مین مرقوم ہی و دلائل جواز محفل مولد شریف با رعایت شروط مذکورہ در رسائل اثبات مولد از اکابر محدثین و علمای سلف و خلف انتظام دارند و شیخ جلال الدین سیوطی در شرح لشامی و شیخ ابن حجر ہیثمی مکی در شرح اربعین امام نووی حکم باستحسان آن فرمودہ اند و امام نووی ہم بہمین مطلب میل فرمودہ اند انتہٰے حال آنکہ شرح لشامی مین کچہہ اسکا ذکر نہین ہی اور نہ نووی نے کہین اسطرف میل فرمایا ہی جیسا کہ اوپر معلوم ہوا ہفدہم صاحب ارشاد الرشاد نے صفحہ ۱۶۷ مین عبارت رسالہ سیوطی کی یون نقل کی ہی اول من احدث فعل ذلک من السلاطین الملک المظفر انتہٰے حال آنکہ رسالہ سیوطی مین لفظ من السلاطین کا نہین ہی صاحب ارشاد نے بڑہالیا ہیجدہم رسالہ مولوی مظہر کریم صاحب مسمی بہ غایۃ المرام مین کہ جسمین سے ارشاد الرشاد کے صفحہ ۱۵۱ مین استنباد ہی مرقوم ہی فی فتح المبین شرح اربعین الامام النووی قال شیخنا الامام ابو شامہ و من احسن ما ابتدع حال آنکہ عبارت فتح المبین یون ہی قال الامام ابو شامہ شیخ المصنف صاحب غایۃ المرام نے شیخ المصنف کے جگہہ شیخنا بنایا تاکہ ظاہر ہو کہ فتح المبین امام نووی کی ہی حال آنکہ فتح المبین ابن حجر مکی کی ہی نوزدہم مولوی قادر علی نے صفحہ ۴۵ دلیل الیقین مین لکہا اب دیکہا چاہیی کہ عمل مولد شریف کے نیک اور مستحسن ہونے پر ایک اجماع غفیر بڑے بڑے

اہل علم و امام مجتہد و محدثین و غیرہ خواص و عوام ہر ملک مثل مکہ و مدینہ و غیرہ جیسا کہ حضرت امام نووی
و امام شافعیؒ و صاحب جزری و صاحب مفتاح الزجاجہ و امام قرطبی و عبد الوہاب ابو محمد
عبد العزیز و شیخ ابن حجر ہیثمی و امام ابو شامہ و ابن تیمیہ حنبلی و صاحب ہدایۃ المرید و طیبی
و ملا علی قاری و شیخ عبد الحق دہلوی و غیرہ رحمہم اللہ علیہم کا اتفاق ہے انتہٰی حال آنکہ بیان کرنا
اتفاق نووی اور شافعیؒ اور قرطبی اور ابن تیمیہ اور صاحب ہدایۃ المرید اور طیبی کا عمل مولد شریف
کے نیک اور مستحسن ہونے پر صریح جھوٹ ہے ابن تیمیہ صراط مستقیم میں عمل مولد کے بدعت مکروہ
ہونے کا قائل ہے اور شافعیؒ کے عہد میں وجود ہی عمل مولد کا نہ تھا اور نووی اور قرطبی اور صاحب
ہدایۃ المرید اور طیبی سے کہیں استحسان عمل مولد منقول نہیں ہے اور یہی حال ہے عبد الوہاب ابو محمد کا
لبستم مولوی محمد عبد اللہ غازیپوری نے جواب المہتدین کے صـ۲۳ میں لکھا چنانچہ اسامی گرامی
مجوزین لکھے جاتے ہیں امام المحدثین ابن جوزی و علامہ قسطلانی شارح صحیح بخاری و ابن حجر
جزری و محمد بن علی دمشقی و حافظ ابو الخیر سخاوی و حافظ عماد الدین ابن کثیر و علامہ طغرل و امام
نووی شارح صحیح مسلم و حافظ ابو شامہ استاذ امام نووی و شیخ ابو الحسن المعروف بابن الفضل
و ابو بکر حجاز و منصور البشار و ابن محمد نعمان و ابو موسیٰ زر ہونی و حافظ شمس الدین بن ناصر الدین دمشقی و
و جمال الدین عجمی و یوسف الحجاز و یوسف بن علی الشامی و امام ابن البطاح و امام مخلص کنانی
و امام علامہ ظہیر الدین شیخ نصیر الدین و امام صدر الدین عمر و حافظ ابن حجر مکی صاحب مولد الکبیر
و حافظ دمشقی و جلال الدین سیوطی و شارح ابن ماجہ و امام محقق ابو زرعہ عراقی و شیخ ابن حجر
ہاشمی انتہٰی حال آنکہ ابن جوزی نے کسی کتاب میں عمل مولد کو جائز نہیں کہا اور اسیطرح نووی نے
اور ابو زرعہ عراقی نے کسی اپنی کتاب میں اس عمل کی تجویز کی اور ابن حجر جزری اور حافظ دمشقی
معلوم نہیں کہ کون شخص ہیں اور اونھوں نے اپنی کس کتاب میں عمل مولد کو جائز لکھا ہے یوسف
الحجاز اور یوسف بن علی الشامی ایک ہی شخص ہے دو شخص نہیں اور اسیطرح امام ابن البطاح اور
شیخ نصیر الدین ایک شخص ہے دو شخص نہیں اور اسیطرح جلال الدین سیوطی اور شارح ابن ماجہ ایک شخص
ہے دو شخص نہیں شیخ ابن حجر ہاشمی کوئی نہیں ہے اور اگر ہاشمی بجای ہیثمی کے لکھا ہے تو وہ ابن حجر مکی
ہے اوسکا ذکر ہو چکا ہے لبست و یکم مولوی محمد حسن اللہ غازیپوری نے احسن الکلام صـ۲۹
اور صـ۳۲ میں لکھا پوشیدہ نہ رہے کہ مجوزین انعقاد مجلس میلاد شریف علمای نامی گرامی کہ نام انکے
ذیل میں لکھا جاتا ہے یہ ہیں حضرت شیخ الفقہاء و المحدثین تاج العلماء و العارفین شیخ شیوخ

العالم قطب الاقطاب الغوث الاعظم سید محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ و امام المحدثین
ابو الفرج ابن جوزی محدث فقیہ حنبلی و ابو الخطاب عمر بن دحیہ کلبی و ابن خلکان محدث شافعی و
علامہ قسطلانی صاحب المواہب اللدنیہ و شارح صحیح بخاری و شیخ ابو القراء الحافظ ابن جزری
و محمد بن علی دمشقی صاحب سبیل الہدی والرشاد و حافظ ابو الخیر سخاوی و حافظ عماد الدین
ابن کثیر و علامہ طغربل صاحب الدر المنتظم و امام نووی شافعی شارح صحیح مسلم انتہی حال آنکہ
جناب سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اور بھی نووی نے کسی کتاب مین جواز انعقاد
مجلس میلاد شریف کا نہین لکھا ہے اور ایسا ہی حال ہے ابن جوزی کا نسبت دوم تصحیح
کے ص ۲۴ مین اور ارشاد الرشاد کے ص ۱۵ مین اور جواب المہندین کے ص ۴ مین اور
احسن الکلام کے ص ۳ مین اور غایۃ المرام مین ابو موسی زہعونی مرقوم ہے اور بوارق کے ص ۱۱۴
مین اور رسالہ کبری قادریہ کے ص ۲ مین ابو موسی زرہونی اور اشباع الکلام کے ص ۲۶
مین ابا موسی الزیتونی معلوم نہین کہ صحیح زہعونی ہے یا زرہونی یا زیتونی مستندین مجوزین ایسے معروف
ہین کہ انکی نسبت مین اسقدر اختلاف مجوزین ہے نسبت سوم اکثر رسائل مجوزین مین
ابن طغربل صاحب در منتظم مرقوم ہے اور رسالہ کبری قادریہ کے ص ۲ مین ایک جگہ ابن طغربل
اور دوسری جگہ ابن طغربک اور مطابق اسکے غایۃ المرام مین بھی ابن طغربک مسطور ہے معلوم نہین
کہ صحیح طغربل ہے یا طغربک باعث اس اختلاف کا بھی شہرت اور معروفیت مستندین مجوزین ہے نسبت
چہارم تصحیح کے ص ۲۶ مین ابو الحسن المعروف بابن الفضل مرقوم ہے اور اسکے مطابق رسالہ کبری
قادریہ کے ص ۲ مین اور اکثر رسائل مولد مین بھی مسطور ہے لیکن بوارق کے ص ۱۱۴ مین ابن قفل
مرقوم ہے معلوم نہین کہ صحیح ابن فضل ہے یا ابن قفل نسبت پنجم تصحیح کے ص ۲۵ مین اور اشباع الکلام
کے ص ۳۲ مین فاذا کان ابو لہب الکافر الذی الخ کو قول ابو الخیر ابن الجزری قرار دیا گیا اور
ارشاد الرشاد کے ص ۱۴۲ مین اور جواب استفتای مولد شریف کے ص ۵ مین قول ابن جوزی ہوا
نسبت ششم تصحیح کے ص ۱۴ مین اور ارشاد الرشاد کے ص ۵ مین اور اشباع الکلام کے
ص ۳۵ مین لم یکن فی ذلک الا ارغام الشیطان الخ قول ابن جوزی قرار دیا گیا اور پھر اشباع الکلام
کے ص ۵ مین اور جواب استفتای مولد شریف کے ص ۹ مین قول ابن جزری ٹھہرا باب
سوم جواب مین مطاعن مندرجہ رسائل ثلثہ قادریہ کے جواب رسالہ مولوی محمد
فضل المجید کا یہ ہے کہ جن صاحبون سے کہ آپ نے جواز عمل مولد کا نقل کیا بہ فرض صحت نقل

اگر منکرین جواز عمل مولد اونکے اس قول کو بدینوجہ کہ مخالف ہی مقتضای حدیث اور فتاوای
صحابہ کرام اور فقہای تابعین اور اقوال اون علما کے کہ رتبہ مین مجوزین سے زائد ہین قبول
نکرین تو کیا محذور اون پر آتا ہی آپکے اساتذہ اور شیوخ جیسے مولوی فضل رسول صاحب
وغیرہ اور آپکے ہم مذہب بدون اسوجہ کے بھی آپکے مستندین کے بعض اقوال قبول نہین فرماتے
ہین چنانچہ بوارق وغیرہ رسائل مین مولوی فضل رسول صاحب نے بہت سے اقوال شاہ
ولی اللہ صاحب پر طعن کیا ہی اور اونکی گمراہی کا فتوی دیا ہی ابن حجر عسقلانی نے مصافحہ
بعد الصلوات کو بدعت مکروہہ کہا جیسا کہ تبیین المحارم سے رد المحتار مین منقول ہی ابن حجر مکی نے
عبد النبی نام رکھنے کو شرح منہاج مین حرام کہا ہی اور اپنے فتاوی مین قیام مولد کو بدعت نے اصل
ٹھہرایا ہی اور شیخ جلال الدین سیوطی اور صاحب سیرت شامی نے انکار ثبوت معجزۂ قدم سے
کیا ہی جیسا کہ سیرت شامی مین مسطور ہی اور ابو شامہ نے تقلید ایک امام سے منع کیا ہی جیسا کہ کتاب
مومل الی الامر الاول مین مرقوم ہی یہ اقوال ابن حجر عسقلانی اور ابن حجر مکی اور جلال الدین سیوطی
اور صاحب سیرت شامی اور ابو شامہ کے مولوی فضل رسول صاحب قبول نہین فرماتے ہین
جیسا کہ اونکی تصانیف سے ظاہر ہی اور سخاوی کو نہایت اہتمام ہی تکفیر مین ابن العربی صاحب فتوحات
کے اور شمس الدین ابن الجزری بھی قائل تکفیر ابن العربی کا ہی یہانتک کہ تاویل بھی کلام ابن العربی
مین جائز نہین لکھتا ہی جیسا کہ قول مبنی مین مذکور ہی شاید کہ مولوی فضل رسول صاحب اور اونکے
ہم مذہب اس قول سخاوی اور ابن الجزری کو قبول نرکھتے ہون خود سیوطی آپکے مستند نے رسالہ
دوران فلکی علی ابن الکرکی مین سخاوی کے اقوال کی تقبیح بیان کی ہی اور شیخ الاسلام تقی الدین
ابن تیمیہ اور امام ابن القیم اور ابو عبد اللہ ابن الحاج وغیرہم مانعین عمل مولد اوس طبقہ کے
علما ہین کہ جنکے اقوال سے ابن حجر عسقلانی اور جلال سیوطی اور سخاوی وغیرہم آپکے مستندین
کی کتابون مین استناد ہی ابن حجر عسقلانی نے درر کامنہ مین لکھا ہی کہ شمس الدین ابن الجزری نے حق مین
شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے ایک محضر لکھا ہی اوسمین تیرہ سطرین اپنے خط سے لکھین اون سطرون مین سے
ایک سطر کا مضمون یہ تھا کہ تین سو برس سے لوگون نے مانند ابن تیمیہ کے کسی عالم کو نہین دیکھا

جواب رسالہ کبری مولوی عبد الصمد کا جواب پہلے کمال کا یہ ہی کہ تنبیہ شعرانی کے
حوالہ مین مولف امداد المسلمین منفرد نہین ہی اسوقت سے دو سو برس پہلے رجب بن احمد افندی نے
شرح طریقہ محمدیہ مین کہ جسکا ذکر کشف الظنون مین ہی اور نسخہ اوسکا مطبوعہ مصر موجود ہی عبارت

تنبیہ شعرانی کے منع عمل مولد مین نقل کر چکا ہی تنبیہ اسوقت حاضر نہین ہی جو حال قول معترض کا
معلوم ہو لیکن اگر کسی نسخہ تنبیہ مین وہ عبارت کہ جسکا حوالہ دو سو برس پہلے ہو چکا ہی نہ
پائی گئی اور کوئی مطلب لواقح الانوار مین اوس عبارت کے مطلب کے خلاف پایا گیا تو کیا
عجب ہی کہ معترض کے کسی ہم مذہب نے تنبیہ سے وہ عبارت جو مخالف اوسکے مذہب کے تھی
نکالڈالی ہو اور لواقح الانوار مین ایک عبارت موافق اپنے مطلب کے بنا کے درج کر دی ہو
جیساکہ خود شعرانی نے یواقیت والجواہر اور مختصر فتوحات مین بہ نسبت فتوحات مکیہ کے لکھا ہی
کہ لوگون نے اوسمین عبارت معارض ظاہر شریعت کے داخل کر دی ہین ورلواقح الانوار مین
ایسی عبارت کا درج ہونا مناسب تھا اوسمین رطب و یابس باتین مرقوم ہین چنانچہ اوسمے
لواقح الانوار مین ملاقات شیخ حسن عراقی کے امام مهدی ع سے اور بیان کرنا امام مهدی ع کا کہ عمر میری
اب چھہ سو چھبیس برس کی ہی اور موافقت کرنا شیخ علی خواص کا مهدی ع کی عمر مین مرقوم ہی اور یہ
سب موافق اعتقاد شیعہ کے ہی علاوہ اسکے علما سے کبھے ایسا ہوتا ہی کہ آپ کسی وجہ سے مبتلا
ایک امر شنیع کے ہو گئے ہون لیکن وقت بیان مسئلہ کے جو حق ہی وہ کہدیا ہو اور ویسا ہی
لکھدیا ہو ہیں ہو سکتا ہی کہ لواقح الانوار مین شعرانی نے ایک سرگذشت لکھدیا ہو اور حکم مسئلہ
تنبیہ مین بیان کیا ہو دیکھو سیوطی نے المنوذج وغیرہ مین ذکر معجزہ قدم کیا اور بعد تنقیح فتوی عدم
ثبوت اس معجزہ کا دیا اور جواب دوسرے کمال کا یہ ہی کہ امداد المسلمین مین نام صاحب طریقہ محمدیہ
کا اسمے مشابہہ کی وجہ سے لکھا گیا اور پڑہنا عورتون کا مولد نبی صلعم کو بھی ایک قسم کا عمل مولد مروج
ہی گو ہم مذہب معترض کے بھی اس قسم کے مولد کو اچھا نہ کھتے ہون لیکن مقصود مانعین منع بدعت
مروجہ عمل مولد ہی قطع نظر اس سے کہ کوئی اوسکو اچھا کھتا ہو یا نہ کھتا ہو امداد المسلمین مین اوپر کی
سطر مین ابن پیر علی افندی صاحب طریقہ محمدیہ مرقوم تھا اور نیچے کی سطر مین رجب افندی شارح
طریقہ محمدیہ مسطور تھا کاتب نے لفظ ابن کو جو پیر علی کے ساتھہ تھا اور لفظ رجب کے اوپر ہی مرقوم
تھا رجب کے ساتھہ لکھدیا اور اتفاق تصحیح کا سب نسخ مطبوعہ مین نہ پڑا غلطی کاتب سے اعتراض مولف
کتاب پر کرنا واب اہل علم نہین ہی آپ اپنی اور اپنے مستندین کی خبر لیجیے کہ سیرت شامی مین انشاد
ان اشعار کو ع اذا کان ہذا کافرا جاء ذمہ ✤ تبت یداہ فی الجحیم مخلدا ✤ اتی انہ فی یوم الاثنین
دائما ✤ یخفف عنہ للسرور باحمدا ✤ فما الظن بالعبد الذی کل عمرہ ✤ باحمد مسرورا ومات موحدا ✤ طرف
حافظ شمس الدین محمد بن ناصر الدین الدمشقی کے نسبت کیا اور آپ نے بھی صفحہ ٣٠ مین یہی نام لکھا

اور آپکے مستند سیوطی نے اپنے رسالہ حسن المقصد مین انشاد اونہین اشعار کو طرف حافظ ناصر الدین
بن شمس الدین الدمشقی کے نسبت کیا اب ارشاد ہو کہ لکھنا انکا اور آپکے مستند صاحب سیرت شامی
کا صحیح ہی یا آپکے مستند سیوطی کا اور مرات السنۃ السنیہ مین برکلی صاحب طریقۂ محمدیہ کو جو لکھا
سو صحیح ہی اصلی کہ محمد افندی معروف تھا سا تھہ برکلی کے جیسا کہ کشف الظنون مین مسطور ہی الطریقۃ المحمدیۃ
فی الموعظۃ للمولی محمد بن بیر علی المعروف ببیر کلی اور عبد الغنی نابلسی نے حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ
مین مصنف طریقۂ محمدیہ کو محمد افندی رومی برکلی لکھا ہی اگرچہ رجب افندی نے محمد البرکوی لکھا اور
بر کی جگہہ بیر کا لکھہ جانا غلطی کاتب ہی جیسے تصحیح کے صـــــ۵ مین ابن ملک کی جگہہ ابن مالک لکھہ گیا اور
ہدایۃ المبتدعین دیکھی نہین گئی شاید اوسمین لفظ شرح کا کاتب کے لکھنے سے رہگیا ہو آپ اپنے مستندین
کی خبر لیجئی کہ سیوطی نے حسن المقصد مین عرف التعریف بالمولد الشریف کو امام القراء حافظ شمس الدین
ابن الجزری کی کتاب قرار دیا اور صاحب کشف الظنون نے حافظ شیخ عبد الجلیل بن علی المنصوری المقری
کے اور اصلیت ذکر کرنے شعرانی کی تنبیہ مین پہلے کمال کے جواب مین معلوم ہو چکی ہی اوسکے اعادہ کی
کچھہ حاجت نہین ہی اور جواب تیسرے کمال کا یہ ہی کہ مرآۃ السنۃ السنیہ مین نام قسطلانی اور شیخ
عبد الحق کا جو لسلک مانعین داخل ہو گیا سو وہ غلطی کاتب سے ہی کہ یہ دونون نام حاشیہ پر ایک
عبارت کے تحت مین لکھے ہوئے تھے کاتب نے اون دونون نامونکو داخل کتاب سمجھکر کتاب مین لکھہ دیا
جواب چوتھے کمال کا یہ ہی کہ مقصود مانعین منع عمل مولد مبتدعہ ہی اور اوسکے ایک یہ بھی وضع
ہی اور جب کہ صاحب در المختار نے پڑھنے اس مولد کے نذر کو اقبح اوس نذر سے کہ جو بالاجماع باطل
اور حرام ہی قرار دیا تو اس سے معلوم ہو گیا کہ یہ عمل مولد بھی ممنوع ہی اور عبارت شیخ مجدد کی متعلق
سماع اور غنا سے نہین ہی بلکہ نفس مولد سے ہی جواب پانچوین کمال کا یہ ہی کہ کلمۃ الحق مین صرف
حوالہ کتاب احمد بن محمد مصری کا مرقوم تھا صاحب غایۃ الکلام نے اوسکے عبارت بھی الحاق کر دی تو
کیا گناہ کیا نام کتابون کے جو عبارت مین ہین وہی ہین معلوم نہین کہ کونسے نام بڑھائے اور
امداد المسلمین اور ہدایۃ المبتدعین مین باعتماد قول معتمد کہ وہ کتاب موجود ہی وہ نام بشمول اور
نامون مانعین کے اگر داخل کیے گئے تو کیا برا ہوا غایۃ الکلام وغیرہ مین نقل قول معتمد سے ہی سو
کتاب حاضر ہی باقی جن نامونکا قول معتمد مین ذکر ہی اگر آپ اون کتب رجال اور تاریخ کو کہ جنکا
ذکر باب اول مین ہو چکا ملاحظہ کرین تو اونکا بھی پتا معلوم ہو جانا آسان ہی لیکن ناقل قول معتمد سے
ذمہ دار اسکا نہین ہی اور کلمۃ الحق مین جو بجالانا عمر بن محمد ملا کا عمل مولد کو بلدۂ موصل مین سنہ

چھ سو چار مین مرقوم ہی سو وہ منافی نہین ہی گذر ہونے ابن دحیہ کے اس سنہ مین اربل مین اوس
حال مین کہ شاہ اربل کو مشغول اس عمل مین باقتدا عمر بن محمد ملا دیکھا اسلئی کہ ممکن ہی وقوع اِس
عمل کا عمر بن محمد ملا سے اور گذر ابن دحیہ کا اور مشغولی شاہ اربل کی باقتدای عمر بن محمد ایک ہی
سال مین اور صلاح اور شہرت عمر بن محمد ملا کی صرف مجوز عمل مولد کے قول سے ثابت نہین ہوسکتی
ہی اور اس صلاح اور شہرت سے مجہولی اوسکی از روے علم اور حسن اعتقادی کی دفع نہین
ہوسکتی ہی بہت لوگ بے علم اور فاسد العقیدہ بسبب عبادات اور زہد اور ریاضت کے مشہور
بہ صلاح ہو جاتے ہین اور جو شخص اسطرح مجہول ہو اوسکا عمل کیونکر قابل تمسک کے ہوسکتا ہی
اور سیرت شامی کا معروف اور مشہور ہونا بہ نسبت اونہین کے ہی جنکو اوسکا علم ہی اور جنھون نے
اوسکو نہین دیکھا اور سنا اونکی نسبت وہ بھی مجہول ہی مانند قول معتمد کے اور اوسکا معتمد اور مستند
طرفین ہونا ممنوع حال اہل علم اور دیانت مین ہونے مانعین عمل مولد کا کہ جنکے نام قول معتمد مین
مندرج ہین یا اوسمین مندرج نہین اور اون کتب رجال اور تاریخ کے نام کہ جنسے اہل علم و دیانت
مین ہونا اونکا معلوم ہوتا ہی باب اول مین گذر چکا اور اتفاق علمای مذاہب اربعہ فی الجملہ کا
دعوی صادق ہی جیسا کہ چارو مذہب کی علما سے صاحب قول معتمد نے اسکو بیان کیا اور ایسے
دعوی اتفاق صحیح ہوسکتا ہی ساتھ عدم اعتداد قول مخالفین کے بسبب مخالف ہونے اوس
قول کے ساتھ مقتضای حدیث اور فتاوی صحابہ اور تابعین کے پس اپنی ناسمجھی سے نسبت کذب
کی کرنا طرف صاحب قول معتمد کے کہ اکابر علما سے تھا آپ ہی کی جرءت ہی سیوطی کا اعتبار تمییز صحیح
اور سقیم اقوال مین نہین ہی اوسکی کتابو نمین رطب و یابس صحیح و غلط سب طرح کے اقوال منقول ہین
پس خصم صرف اوسکے نقل پر بالخصوص خود اوسکے مدعیات مین کیونکر قبول کر سکتا ہی اسناد
قول عسقلانی مین وسائط صرف مجوزین عمل مولد مین عسقلانی کی کسی کتاب مین اس عمل کے
جواز کا ذکر نہین ہی جن مجوزین کے نام سیرت شامی مین مذکور ہین بعض اونکے ایسے مجہول ہین کہ
اونکے نام اور نسبت کی بھی مجوزین کو آج تک صحت نہین ابو الحسن المعروف با بن الفضل مجوز عمل مولد کون
شخص ہی اوسکی کوئی کتاب بھی ہی یا نہین اور اوسنے کسی اپنی کتاب مین بھی اس عمل کا جواز
لکھا ہی یا نہین اور کسنے اوس سے سوائے مجوزین عمل مولد کی استنا د کیا ہی اور کس نے اوسکو
اہل علم و دیانت سے سوائے مجوزین کے قرار دیا ہی جمال الدین ہمدانی اور منصور لشبار اور یوسف
بن علی زریق اور شیخ ابو موسی زرہونی اور جلال الدین عبد الرحمن اور صدر الدین موہوب

اور شیخ عمر بن محمد ملا کو کس نے سواے مجوزین کے اہل علم اور دیانت مین داخل کیا ہی اور اونہون نے
کسی اپنی کتاب مین بھی جواز اس عمل مولد کا لکھا ہی یا نہین اور فتوی نصیر الدین ابن لطاح کا سواے
سیرت شامی کے کہین اور پایا بھی جاتا ہی یا نہین اور نصیر الدین ابن لطاح کون شخص ہی اور
فتاوی سخاوی کا کہ جسکا ذکر مجوزین عمل مولد کرتے ہین کہین موجود بھی ہی یا نہین اور مولد ابن الجزری
اور کتاب حافظ شمس الدین محمد بن ناصر الدین الدمشقی اور کتاب ابن طغر نبک اور کتاب ابی شامہ
آپ کے پاس یا آپ کے کسی دوست کے پاس اس ملک مین موجود بھی ہی یا نہین صحت نقل
اقوال ان علما کے بدون ملاحظہ کے ان علما کی کتابون کے بطور قاعدہ مدرسہ قادریہ کے نہین ہو سکتی
ہی اور اسی جنس سے اکثر اون ناموںمین کہ اس رسالہ کے صہ ۱۲ مین مذکور ہین کلام ہو سکتا ہی
باقی تاریخ ابن خلکان وغیرہ مین جو حاضر ہونا شاہ اربل کی مجلس مین فقہا اور اعیان علما اور
صوفیہ اور وعاظ کا مرقوم ہی تو اوسی تاریخ ابن خلکان وغیرہ مین مشتمل ہونا مجلس مولد شاہ اربل کا غنا اور
مزامیر اور آلات لہو پر بھی مسطور ہی اور ایسی مجلس کو آپ بھی ناجائز سمجھے ہین تو معلوم ہوا کہ وہ فقہا اور
اعیان علما اور صوفیہ اور وعاظ متشرع اور اصحاب تقوی نہ تھی کہ ایسی مجلس مین کہ بالاتفاق حرام
ہی بطور حطام دنیا تشریف فرما ہوتے تھی اور اسی قسم کا حال ہوگا اون عاملین عمل مولد کا جو مغرب
اور مصر اور شام اور عجم وغیرہا مین ابن الجزری وغیرہ کے عہد مین تھی اور شیخ عبد الحق دہلوی وغیرہ
کو فقہا اور علماے حنفیہ مین شمار کرنا ایسا ہی جیسے کہ مولوی فضل رسول صاحب اور مولوی شاہ سلامت اللہ
صاحب اور مولوی محمد وجیہ صاحب فقہا اور علماے حنفیہ مین شمار کئی جاوین اور باعتماد قول معتمد
اون کتابون کے حوالہ دینے مین جنکے نام قول معتمد مین مندرج ہین کیا مضائقہ ہی تصحیح نقل کے لئی قول معتمد
مین اون کتابون کے نام ہونا ایسا کافی ہی جیسا کہ سیرت شامی مین نام مجوزین کے ہونا تصحیح نقل کے
لئی باعتقاد مجوزین کافی ہی اور جواب چھٹے کمال کا یہ ہی کہ کلمۃ الحق مین بجای قال السیوطی کے
الی قولہ سہو قلم سے لکھہ گیا ہی عبارت الی قولہ سے پہلے کی عبارت مرآۃ الزمان تاریخ سبط ابن جوزی کی
ہی اور عبارت الی قولہ سے بعد کی عبارت حسن المقصد رسالہ سیوطی کی ہی قلم ناسخ کلمۃ الحق سے
تو اسیقدر سہو ہوا ہی کہ بجاے قال السیوطی کے الی قولہ لکھدیا لیکن آپکے ہم مذہب مجوز مولد سے
جوابات استفتاے مولد شریف کے صہ ۱۵ اور صہ ۱۶ مین اس سے بڑہ کر سہو ہوا ہی کہ جواب
مولوی محمد لطف اللہ صاحب مین مرقوم ہی سبط ابن جوزی کے مرآۃ الزمان سے سمجھا جاتا ہی کہ
کہ ہرگاہ ملک مظفر نے مولد ایجاد کیا اور ہر سال ضیافت علما اور صوفیہ کے تین لاکھہ روپیہ مقرر

گئی اور ہر ضیافت میں پانچ ہزار بکری اور دس ہزار مرغی اور لاکھ پیالہ مسکہ کی اور بیس ہزار رکابیاں حلوے کی مہیا کرتا منشر عین کھاتے اور متصوفین بلبلاتے سوائے شیخ تاج الدین سکندری مالکی کے کوئی انکار نہ کرتا انتہی بجا صلہ ترجمہ انتہی اور جواب ساتوین کمال کا یہ ہے کہ سکوت کے اسباب ہوتے ہین محل سکوت عموما وہی نہین ہے جو اعتقاد آپ کا ہے جنھون نے شاہ عبد العزیز قدس سرہ العزیز کو دیکھا اور انکے ساتھ رہے اون سے بالتواتر معلوم ہے کہ شاہ عبد العزیز صاحب کے یہان مجلس مولد نہین ہوتی تھی پس مضمون فتوی جواز عمل مولد کا مبطل اوسکے انتساب کا طرف جناب شاہ صاحب کے ہے اور تصحیح المسائل مین فتوی عرس کا منقول تھا نہ فتوی جواز مجلس مولد کا جسکا انکار غایۃ الکلام مین ہے اور اہل بدعت کو لہابیہ اسوجہ سے کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ عداوت رکھتے ہین اون لوگون سے جو متبع سنت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین مانند عداوت رکھنے ابی لہب کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے نہ کسی اور وجہ سے اور یہ وجہ مجوزین سابقین مین متحقق نہین ہے پس اونکو لہابیہ کیونکر کہا جاسکتا ہے اور تحفہ اثنا عشریہ مین صریح موجود ہے کہ شرع مین روز تولد اور وفات کو کسی نبی کے عید نہین کردانا ہے اسی بھید سے کہ وہم کو دخل نہو بدون تجدد نعمت کے حقیقۃً خوشی اور فرحت کرنا یا غم و ماتم کرنا خلاف عقل خالص کے شوائب وہم سے ہے بمقابلہ ایسے صریح کے حال تحفہ کا یہ بیان کرنا کہ اوسمین امثال متجددہ کے بعینہ ایک چیز جاننے پر تکبیر ہے الخ سوائی انکار محسوسات کے اور کیا ہے اور باقی سب شبہات بملاحظۂ اصول مندرجہ مقدمہ خود مندفع ہین اور جواب اٹھوین کمال کا یہ ہے کہ جو روایات کتب فقہ غایۃ الکلام مین منقول ہین حاصل مجموع اون روایات کا یہ ہے کہ تعریف جو عبارت ہے لوگون کے جمع ہونے سے عرفہ کے دن ایک جگہہ مین وہ ظاہر الروایۃ مین باتفاق اصحاب ثلثہ حنفیہ مکروہ ہے اور علت کراہت مین اختلاف علماے حنفیہ ہے چنانچہ علت کراہت بعض کے نزدیک تشبہ بہ واقفین بالعرفات ہے اور بعض کے نزدیک یہ ہے کہ قربت ہونا وقوف کا جو اوس اجتماع مین ہوتا ہے مکان مخصوص عرفات مین معہود ہے غیر اوس مکان مین معہود نہین پس نہوگا وقوف غیر اوس مکانمین قربت اور بعض کے نزدیک اندیشۂ فساد اعتقاد عوام ہے کہ اوسکو فرض یا واجب یا سنت نہ سمجھ لین اور بعض کے نزدیک اختراع فی الدین ہے اور بعض کے نزدیک نہ ثابت ہونا اسکا ہے آنحضرت اور خلفاے راشدین رض سے اور مآل سب علتونکا سوائے تشبہ اور اندیشۂ فساد اعتقاد کے امر واحد ہے قول باقانی بنابر اسکے ہے کہ علت کراہت تشبہ ہے اور علماے محققین نے کراہت کے متعلق ہونے کو ساتھ تشبہ کے رد کیا ہے اور قول تمرتاشی اور وہ قول جو آپ نے جامع الرموز سے

نقل کیا بھی شابہ اسیکے ہی لیکن بلا وقوف اور بدون کشف راس کے قید لگانے کی اوسمین ضرورت
اور جس صورت مین کہ علت کراہت تشبہ ہی تو قول باقانی اور تمرتاشی اور بھی وہ قول جو جامع الرموز
سے منقول ہوا صریح خطا ہی فتح القدیر مین مسطور ہی وجوابہ من المروی عن ابن عباس رض
انہ ماکان للتشبہ یقتضے ان الکراہتہ متعلقہ لقصد التشبہ والاولی ان الکراہتہ للوجہ المذکور ولان
فیہ حسما لفساد اعتقاد متوقع من العوام اور بحر الفائق مین مرقوم ہی فما عن ابن عباس رض
یحتمل انہ خرج للدعاء والاستسقاء وحمل فی النہایتہ وغیرہا علے انہ ماکان للتشبہ بل للدعاء
والتضرع وہذا یقتضے ان الکراہتہ متعلقتہ بہ والاولی اطلاقہا اور امداد الفتاح مین مسطور
ہی و فی الدر الغرر الصحیح الکراہتہ اذ لایجوز الاختراع فی الدین کذا فی الکافی اور جامع الرموز مین
مذکور ہی لانہ لم یرو عنہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وعن الخلفاء فکان محدثا والمحدث من شر الامور
یہ سب اون روایات فقہیہ مین جو غایتہ الکلام مین منقول ہین موجود ہی ابا زراہ انصاف ارشاد
ہو کہ لکھنا صاحب غایتہ الکلام کا یہ کہ جواز اجتماع مردم کا روز عرفہ مین واسطے شرف روز عرفہ
کے ممنوع ہی درست ہی یا نہین اور وہ مطلب جو جامع الرموز سے چھوڑ دیا گیا وہ مردود تھا
یا نہین اور غایتہ الکلام مین اوسکا ذکر بضمن اور عبارتون کتب فقہیہ کے آگیا تھا یا نہین اور جواب
تو یہ ہین کمال کا یہ ہی کہ کسی کام کا مشتمل ہونے سے نیک کام پر باوجود اشتمال کے بد کام پر نیک ہونا
لازم نہین آتا ہی قول معتمد مین مرقوم ہی نہ دہوکا دے تجکو مشتمل ہونا عمل مولد کا انواع خیر پر اگرچہ
اوسمین شر ہی بدعت کا بھی اسلیے کہ جو کام مشتمل ہو خیر پر ساتھہ شر کے معدود ہوتا ہی شر مین بنظر
شر کے مانند حال منافقین اور فاسقین کے کہ باوجودیکہ اونمین خیر اور شر دونون موجود ہین لیکن وہ
معدود اشرار مین ہین بتفاوت مراتب اور روز میان استحسان عمل مولد اور بدعت مذمومہ کہنے
صلوۃ الرغایب کے تخالف ہی پس قول اوسکا کہ جیسے دونون امر صادر ہین دربارہ استحسان
عمل مولد کیونکر قابل قبول ہوسکتا ہی اور یہ لکھنا کہ جو حوالہ ملا علی قاری کا کیا محض افترا اور چوری
اور سرزوری ہی کیا عبارت رسالہ موضوعات ملا علی قاری کے جسمین کہ موضوعیتہ نماز رغایب
اور نماز شب نصف شعبان کی مرقوم ہی صفحہ ۱۴۸ غایتہ الکلام مین ملاحظہ نہین فرمائی اور عبارت
مرقاۃ ملا علی قاری کی درباب صلوۃ الرغائب صفحہ ۱۵۲ غایتہ الکلام مین مطالعہ شریف سے نہین
گذری اور عبارت مظاہر حق کی جو آپ نے نقل فرمائی وہ متعلق نماز شب نصف شعبان کے ہی
اوسمین کلام کیا ہی اون لوگون پر کہ جو باوجود اس قول کے کہ حدیث ضعیف نماز شب نصف شعبان

ہین آئی ہی منع کرتی ہین اور اگر آپ لکھتے کہ رسالہ نصف شعبان اور شرح اربعین مین یہ مخالف لکھا
ہی تو اوسکا جواب لکھا جاتا سو یہ کچھ آپنے نہین لکھا اور بالفرض اگر ملا علی قاری عدم موضوعیہ حدیث
نماز شب نصف شعبان کا کہین قائل ہوگیا ہوا ور اوسکو بدعت نہ سمجھا ہو جیسے نہ لکھا ہو
کہ وہ حدیث سے ثابت ہی تو کچھ ہماری منافی نہین اور حوالہ دینا ہمارا باعتبار صلوۃ رغائب کے
بلکہ باعتبار نماز شب شعبان کے بھی بنا بر رسالہ موضوعات کے صحیح ہی اور دربارۂ صلوۃ رغائب
مظاہر حق مین مرقاۃ ملا علی قاری سے لکھا ہی اور کہا نووی نے کہ اس حدیث مین نہی صریح ہی
خاص کرنے شب جمعہ کے سے واسطے نماز کے اور اسپر سب علما متفق ہین اور دلیل پکڑی ہی
ساتھہ اسکے علما نے اوپر مکروہ ہونے اس نماز مبتدعہ کے کہ نام اوسکا صلوۃ الرغائب ہی کہ
رجب کے پہلے جمعہ کی شب مین پڑھتے ہین اور علما نے بہت سی کتا بین اوسکے برائی مین
اور گمراہی سکی نکالنے والیکی مین لکھی ہین انتہے اور شیخ عبد الحق دہلوی نے آخر کو جو ماثبت بالسنۃ
مین لکھا ہی تو کچھہ موضوعیہ حدیث مین کلام نہین کیا بلکہ مبالغہ محدثین سے اسباب مین تعجب کیا ہی
اور جواب دسوین کمال کا یہ ہی کہ حال شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور امام ابن القیم کا فصل اول مین
معلوم ہوچکا اوسکا اعادہ کچھ ضرور نہین جو امور ابن تیمیہ کی طرف آپ نے نسبت کئی اونکا ثبوت
ابن تیمیہ کی کتابون سے دینا چاہیے بدون اسکے اور ونکے لکھنے کا کچھ اعتبار نہین ہی فنا ہے نار کا اور
داخل ہوجانے یہود و نصاری کا بہشت مین آخر کو ہرگز ابن تیمیہ قائل نہین ہی اسکی نسبت اوسکی طرف محض
افترا ہی شیخ ابن العربی جو سیوطی اور شعرانی آپکے مستندین کا ممدوح ہی وہ البتہ فتوحات مکیہ مین عدم
خلود عذاب کا واسطے کافرونکے قائل ہی اور عدم صحت اسلام حضرت علیؓ کا بھی ابن تیمیہ قائل نہین
ہان امام شافعیؒ وغیرہ عدم صحت ایمان صبی کے البتہ قائل ہین اگر مختار ابن تیمیہ بھی یہی قول ہو تو کیا عجب
ہی اور جس قسم کی جہت کا ابن تیمیہ قائل ہی اوسی قسم کی جہت کے شیخ عبد القادر جیلانی بڑے پیر صاحب
بھی غنیہ مین قائل ہین چنانچہ لکھتے ہین کہ وہ پروردگار بجہت علو مین ہی مستوی ہی عرش پر محتوی ہی
ملک پر اگر یہ سبب مبتدع ہونے ابن تیمیہ کا ہی تو سبب مبتدع ہونے بڑے پیر صاحب کا بھی
ہوگا نعوذ باللہ منہ اور نسبت انکار سفر زیارت قبر شریف کی اگر طرف ابن تیمیہ کے صحیح ہی تو وہ مستدل
ہی اس انکار پر احادیث صحیحہ سے اور ضعف بیان کرتا ہی احادیث زیارت کا اور غایۃ الامر یہ کہ
اوسمین اوسنے خطا کی ہو سو ابن تیمیہ مجتہد تھا والمجتہد یخطی و یصیب اور جس توسل کا ابن تیمیہ
منکر ہی اوسی توسل کے منکر امام ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ بھی ہین اور جب کہ آپ کے شیوخ کی مستند

مانند سخاوی اور سیوطی اور قسطلانی اور ابن ہمام اور صاحب بحر رائق وغیرہم کے کلام مین استشہاد ساتھہ قول ابن تیمیہ اور ابن قیم کے موجود ہی تو آپکو کلام کرنا ابن تیمیہ اور ابن قیم مین محض بیجا ہی تھوڑی سے حاشیہ اشباہ مین بحث تلفظ بالنیۃ مین بشرح زاد ابن امیر حاج انہ لم ینقل عن الائمۃ الاربعۃ لکھا ہی اقول یؤیدہ ما فی فتاوی شیخ الاسلام تقی الدین بن تیمیہ ان النیۃ الواجبۃ محلہا القلب باتفاق الائمۃ الاربعۃ الخ اور جب کہ سند لانا مولوی شاہ سلامت اللہ صاحب کا مولوی میرزا حسن علی صاحب سے اور سند لانا آپ کا مولوی محمد موسی صاحب سے جائز ہوا تو سند لانا صاحب کلمۃ الحق کا صاحب باران رحمت سے اور سند لانا صاحب ہدایۃ المبتدعین کا مولوی محمد شرف سے اور سند لانا نواب صاحب کا صاحب راہ جنت سے کیونکر ناجائز ٹھہرا اور تکذیب کلام صاحب ہدایۃ المبتدعین کی صاحب رد المختار کے کلام سے کرنی ایسی ہی جیسے تکذیب کسی کے کلام کی مولوی فضل رسول صاحب کے کلام سے صاحب ہدایۃ المومنین وغیرہ جو رد المختار کے سند آپکی مقابلہ مین لاتے ہین الزاماً لاتے ہین کہ وہ آپ کا ہم مذہب آپ کے خلاف پر ہی اور تقویۃ الایمان مین کوئی بات مخالف اہل سنت وجماعت کے نہیں ہان اکثر باتین اوسکی مخالف اہل بدعت اور اہل شرک کے ہین اگر اہل بدعت اور شرک نے اپنا نام اہل سنت وجماعت رکھہ لیا تو اوسکی باتونکا مخالف ہونا اہل سنت وجماعت حقیقی اور نفس الامری سے لازم نہین آتا ہی اگر یہی حال کتاب التوحید کا ہی تو اوسکے مخالفت ساتھہ اہل سنت وجماعت کے بیان کرنا صریح افترا ہی اور وہ جو اقسام اسماء منکرین کے پیش کرنے کے بیان کیئے اونکا حال اوپر مذکور ہوچکا اور ابن الحاج کا مجوزین مین داخل کرنا غلط ہی خود سیوطی نے ابن ماجہ مین ابن الحاج کو منکرین مین شمار کیا ہی اور اصل حقیقت مجوزین کی یہ ہی کہ ابتدا مین بہت قلیل اور نادر تھے پیچھے سے ابن الجزری کا اقتفا کرکے بھیڑ چال سے بہت ہوگئے جب کہ ایجاد عمل مولد ہوا کوئی علما سے دیندار تقوی شعار مین سے اوسکا مجوز نہ تھا صرف ابن دحیہ نے دنیا طلبی سے موافقت شاہ اربل کی اور اوسوقت مین ابن نقطہ بغدادی حنفی اور ابو الحسن علی بن الفضل المقدسی المالکی اور ابو القاسم عبد الرحمن بن عبد المجید المالکی جو معاصرین اساتذہ ابو شامہ تھے سب عمل مولد سے منع کرتے تھے اور پھر اوسکے بعد ابو شامہ نے جائز لکھا لیکن اوسکے جواز کی شہرت نہوئی اوسکے بعد ابن الحاج اور تاج الدین فاکہانی اور شیخ الاسلام تقی الدین ابن تیمیہ اور ابن قیم اور شرف الدین احمد معروف بہ ابن قاضی الجبل اور علاء الدین بن اسمعیل وغیرہم نے اس عمل کی برائی

اپنی کتابوں میں بیان کی اور اوسوقت کوئی اکابر علما مین سے جائز کہنے والا اس عمل مولد کا نہ تھا
اور پھر اٹھوین صدی کے آخر تک یہی حال رہا کہ سوائے مانعین عمل مولد کے کوئی سوائے کازرونی
اور اوسکے امثال کہ اعتداد اونکا اوسوقت کے علما مین نہ تھا اکابر علما مین سے عمل مولد کو جائز
نہین گھتا تھا حالانکہ اوس زمانہ مین اکابر محدثین اور فقہا اور اصولیین اور متکلمین مانند تقی الدین
ابن دقیق العید اور شرف الدین دمیاطی اور نجم الدین ابن الرفعہ و کمال الدین زملکانی اور بدر الدین
ابن جماعہ اور قطب الدین شیرازی اور قاضی عضد اور قطب الدین عبد الکریم بن عبد النور الحلبی
اور شرف الدین بارزی و فخر الدین زیلعی و صدر الشریعہ اور شمس الدین اصفہانی شارح مطالع
وغیرہم موجود ہوئی لیکن کسی نے قصد تحریر کا جواز عمل مولد مین نہین کیا اور شرفا حرمین اوس وقت
مین اکثر زیدیہ مذہب تھے البتہ اس عمل کو کرتے تھے اور اونہین کے کرنے سے یہ عمل حرمین مین
آج تک جاری رہا بعد اوسکے نوین صدی مین ابن الجزری کی بدولت اس عمل کے جواز نے رواج
پایا اور اوسوقت مین مخالف ابن الجزری کے محمد بن ابی بکر مخزومی و معز الدین خوارزمی و قاضی
شہاب الدین دولت آبادی موجود تھی کہ اس عمل کو ناجائز کہتے تھے پھر اسکے بعد سخاوی و سیوطی
وغیرہما بطور ظاہر حال کے متبع ابن الجزری کے ہوتے رہی اور ہر زمانہ مین منکر اوسکے بھی موجود رہی
مانند صاحب قول معتمد اور صاحب نور الیقین اور صاحب فتاوی ذخیرۃ السالکین اور حضرت
مجدد الف ثانی وغیرہم کے اور حال مجوزین کا جنکے نام یہان آپ نے ذکر کیئے اوپر معلوم ہو چکا اعادہ
کی کچھ ضرورت نہین ہے اور جو کچھ خاتمہ مین تحریر ہوا اوسکا کذب ہر عاقل پر ظاہر ہے عیان ہے یہان اسقدر جھوٹ کیونکر نام
کتابونکے بنائے ہر چند مطالبہ تصحیح نقل کا ہوا جواب وہ نہو سکے معلوم نہین کہ کس کتاب کا نام بنایا
اور کب مطالبہ تصحیح نقل ہوا کہ جواب وہ نہو سکے افہام الغافلین مین بھی ایسا ہی جھوٹ تحریر ہوا کہ ہر چند
مطالبہ کیا گیا تصحیح نقل کا اور شاہ احمد سعید صاحب نے رقعی لکھے جواب نہ دے سکا حضرات اہل بدعت کو
جھوٹ سے ہرگز اجتناب نہین ہے اور جس کتاب تک آپ کے اور آپ کے ہم مذہبونکے نظر نہ پہونچی اور
کان آپکے اوسکے ذکر سے آشنا نہوئے اوسکا وجود واقعی آپکے اعتقاد مین خارج سے جاتا رہا یہ نتیجہ
آپکے علم اور فضل کا ہے بہر حال فضول گوئی اپنا طریقہ نہین تصحیح المسائل کا جواب تفہیم المسائل اور
افہام الغافلین کا جواب تعلیم الجاہل اور بوارق کا جواب صواعق الہیہ خاتمہ کی تکذیب کیلئے کافی ہے
جواب رسالہ صغری مولوی عبد الصمد صاحب کا یہ ہے کہ نصیحۃ المسلمین مین جو گیارہوین در بہشت
لکھی ہے وہ درحقیقت گیارہوین نہین ہے اسلئے کہ اوسمین اوس گیارہوین کو درست لکھا ہے کہ جسمین

صرف ایصال ثواب ہو اور کچھ تخصیص اور تعیین تاریخ اور دن کی نہو اور اوسپر فاتحہ جاہلانہ نہ دیا
جائے اور اور قیود نا مشروعہ اوسکے ساتھ نہ لگائی جائیں اور ہدایۃ المبتدعین میں اوس گیارہوینکو
بدعت کہا جو ویسے ہی بدون قصد ایصال ثواب کے کیجاے اور فاتحہ جاہلانہ اوسمیں دیجائے
ہدایۃ المبتدعین دیکھے نہیں گئی حال تفصیلی اوسکے دیکھنے سے معلوم ہوگا اور جو فایدہ میں تحریر
ہوا اوسکا جواب یہ ہے کہ سچ ہے رافضی خارجی معتزلی جبری قدری مجسمہ وغیرہم سب فرق ضالہ
آیت و حدیث ہی سے اپنی مذہب کی سند لاتے ہیں اور سند لانا ساتھ آیات و حدیث کے
عموماً معیار حق و باطل نہیں ہے لیکن مقدمہ سے معلوم ہوچکا کہ ہونا جمہور اور اکثر کا کسی جانب بھی دلیل حقیت
اوس جانب کی نہیں ہے اور معنی جو اتباع سواد اعظم کے وہ نہیں ہیں جو اہل بدعت سمجھتے ہیں ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ شک نہیں ہے
اسمیں کہ فرقہ ناجیہ جسکو اہل سنت و جماعت کہتے ہیں وہی اہل حق ہیں اور باقی سب اہل باطل پس تنقیح طلب یہ امر ہے کہ
فرقہ ناجیہ اور اہل سنت و جماعت کون فرقہ ہے سو ترمذی نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول
اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ جدا جدا ہو جائینگے میری امت تہتر ملت پر سارے ہونگے دوزخ میں مگر ایک ملت
عرض کیا صحابہ نے کہ وہ ملت جو دوزخ میں نہو گی وہ کون ہے فرمایا وہ ملت جسپر کہ میں ہوں اور اصحاب میرے اور
جناب سید عبد القادر جیلانی بڑے پیر صاحب نے غنیہ میں ارشاد کیا ہے کہ ایمان والی پر واجب ہے تابعداری سنت و جماعت
کی پس سنت وہ طریقہ ہے جسپر چلے رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور جماعت وہ طریقہ ہے جسپر اتفاق کیا صحابہ
رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خلافت میں چار و خلیفہ کے کہ خلفاے راشدین تھے اس سے صاف ظاہر ہے کہ فرقہ
ناجیہ اہل سنت و جماعت وہ ہیں کہ طریقہ انحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور طریقہ صحابہ پر ہوں جس کام کو اونہوں نے
کیا ہو وہ اوسکو کریں اور جس کام کو اونہوں نے نہیں کیا اوسکو نکریں اب بالانصاف ارشاد ہو کہ مجلس مولد جسکو شاہ اربل نے
رواج دیا چنانچہ شاہ مذکور اوس مجلس میں گانے بجانے ناچنے والے جمع کرتا اور خود راگ اور باجا سنتا اور ناچنے
والونکے ساتھ ناچتا اور بالاتفاق انحضرت اور آپکے صحابہ نے نہیں کیا اوسکے کرنے والے اہل سنت و جماعت قرار پائے
یا اوسکے نکرنے والے اسوجہ سے کہ آنحضرت اور صحابہ نے یہ مجلس نہیں کی ظاہر ہے کہ کرنے والے اس مجلس کے سنت اربلی
کے پیرو ہیں اور نکرنے والے اسکے پیرو سنت نبوی کے اللہ نصیب کرے ہمکو اور سب بھائی مسلمانونکو پیروی

سنت نبوی کی آمین ثم آمین

تمت

الحمد للہ کہ رسالہ ہدایت اہل سنت و جماعت مسمی امداد السنین بمطبع منشی نولکشور واقع کانپور بتاریخ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۸۵ع مطبع گردید -